قربانی کے أحکام

إعداد

فضیلۃ الشیخ خالد بن علی المشیقح حفظه الله
أستاذ جامعة قصیم، سعودی عرب

ترجمہ

فردوس العمری
فارغ التحصیل: ھیئة الطلاب المسلمین جموں وکشمیر
ریسرچ اسکالر: شعبہ عربی، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

(بتاریخ: ۲۴ / ۰۷ / ۲۰۱۶م)

قربانی کی تعریف :

پالتو چوپائیوں میں سے جو جانور عید ہونے کی وجہ سے عید کے دنوں میں اللہ تعالی کا قرب حاصل کرنے کے لئے ذبح کیا جائے اسکو قربانی کہتے ہے۔

قربانی کا حکم:

قربانی کرنا سنت مؤکدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ [الكوثر: ٢]** ترجمہ:" پس تو اپنے رب کے لئے نماز پڑھ اور قربانی کر۔" اور ارشاد فرمایا: **وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكاً لِيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَى مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الأَنْعَامِ [الحج: ٣٤]** ترجمہ:" اور ہم نے ہر اُمت کے لئے قربانی کے طریقے مقرر فرمائے تاکہ وہ ان چوپائے جانوروں پر اللہ تعالیٰ کا نام لے جو اللہ تعالیٰ نے انہیں دے رکھے ہیں۔"

حضرت اَنس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:" **أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ " (رواه البخاری)** ترجمہ:"حضرت نبی کریم ﷺ دو چت کبرے، سینگوں والے مینڈھوں کی قربانی کیا کرتے تھے۔" تمام مسلمان اس پر متفق ہیں کہ قربانی کرنا مشروع ہے اور یہ واجب نہیں ہے، کیونکہ حضرت اَبو بکر، حضرت عمر، اور حضرت ابن مسعود وغیرہ جیسے صحابہ رضی اللہ عنھم نے قربانی کی استطاعت ہونے کے باوجود قربانی نہیں کی، اس خوف سے کہ کہی اس کو واجب نہ سمجھا جائے۔

قربانی کی قیمت سے صدقہ کرنے سے بہتر ہے کہ قربانی ہی کی جائے۔ اور قربانی میں اَصل یہ ہے کہ یہ زندہ شخص کی طرف سے ہی کی جائے، اور اگر کسی شخص نے وصیت کی ہو تو اس (مردہ) شخص کو زندہ شخص کے تابع میں شریک کیا جائے۔

قربانی کے جانور کے لئے شرائط:

قربانی کے صحیح ہونے کے لئے جانور میں درج ذیل شرائط کا پایا جانا ضروری ہیں:

١۔ قربانی کا جانور چوپائیوں میں سے ہو، جو یہ ہیں: اُونٹ، گائے، اور بھیڑ بکری۔

٢۔ قربانی کا جانور شرعا مطلوبہ عمر کو پہنچ گیا ہو، جس کی تفصیل یوں ہیں: اُونٹ کے لئے پانچ (٥) سال، گائے کے لئے دو (٢) سال، بکری کے لئے ایک (١) سال اور بھیڑ کے لئے چھ (٦) مہینے مقرر ہیں۔

٣۔ قربانی کا جانور ایسے عیوب ونقائص سے پاک ہو جن کی بناء پر قربانی صحیح نہ مانی جائے گی۔ اس کی تفصیل آگے آئے گی۔

مسائلہ: ایک بکری اور اس جیسے جانور سات (۷) اَفراد کی طرف سے کفایت کرے گا، اور گائے پورے اَہل خانہ کی طرف سے کفایت کرے گی۔ اس کی دلیل حضرت اَبو اَیوب (الاَنصاری) رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ہے: **"كَانَ الرَّجُلُ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى الله عَلَيْهِ وسَلَّمَ، يُضَحِّي بِالشَّاةِ عَنْهُ، وَعَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ، فَيَأْكُلُونَ وَيُطْعِمُونَ" (رواه الترمذی وصححه وابن ماجه)** ترجمہ: "عہد رسالت میں ایک آدمی اپنی طرف سے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے بھی (ایک ہی) بکری ذبح کرتا تھا اور وہ اسی میں سے خود بھی کھاتے تھے اور لوگوں کو بھی کھلاتے تھے۔"

مسائلہ: قربانی کے لئے سب سے اَفضل جانور اَونٹ ہے، پھر گائے، پھر بھیڑ بکری اور (مذکورہ) ہر قسم میں سے اَفضل وہ جانور ہے جو زیادہ قیمتی ہو۔

مسائلہ: قربانی میں شرکت دو (۲) اَقسام کی ہو سکتی ہے:

اَول: ثواب میں شرکت: وہ اس طرح کہ قربانی کا مالک ایک ہی (گھر) ہو، اور وہ اس کے ثواب میں کسی اور مسلمان کو شریک کرے، ایسا کرنا جائز ہے۔

دوم: ملکیت میں شرکت: وہ اس طرح کہ دو یا اسے زیادہ گھر قربانی کی ملکیت میں شریک ہو جائے اور اکٹھے ذبح کر لیں، ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔ (قلت: بھیڑ کی ملکیت میں دو یا دو سے زیادہ افراد یا گھروں کا شریک ہو جانا صحیح نہیں ہے البتہ گائے یا اَونٹ کی ملکیت میں سات لوگ یا گھر شریک ہوسکتے ہیں اور ثواب کی شرکت میں افراد کی تعداد کی کوئی قید نہیں ہے۔ {مترجم})

ایسے عیوب ونقائص جن کی بناء پر قربانی صحیح نہیں ہیں:

۱۔ آنکھ کی بیماری والا جانور جس کی بیماری واضح ہو۔ یعنی ایسا جانور جس کی آنکھ صحیح اندر گھس گئی ہو یا باہر نکل گئی ہو، اور اسی طرح اندھا جانور۔ البتہ اگر اس کی آنکھ (دکھنے میں) صحیح ہو لیکن وہ دیکھ نہیں پاتا ہو یا اس پر سفیدی ہو، تو اس کو قربان کرنا صحیح ہے۔

۲۔ کمزور جانور، جس کی ہڈیوں کا گودہ ختم ہو گیا ہو۔

۳۔ لنگڑا جانور جس کا لنگڑا پن واضح ہو، یعنی: جو صحیح طور سے چل نہیں پاتا ہو، اور اسی طرح جس جانور کا ہاتھ یا پیر ٹوٹ گیا ہو۔ لیکن اگر لنگڑا پن تھوڑا ہی ہے جو اس کو صحیح سالم جانور کے ساتھ رہنے میں رکاوٹ نہ بنتا ہو، تو اس کو قربان کرنا صحیح ہے۔

۴۔ بیمار جانور جس کی بیماری واضح ہو۔ یعنی: جس جانور پر بیماری کے آثار نمایاں ہوں جیسے کہ اسے ایسا بخار ہو جس کی وجہ سے وہ ریوڑ سے پیچھے رہ جاتا ہو، اسی طرح نمایاں خارش (Scab) والا جانور جو اس کے گوشت کو خراب کرنے والی ہو۔ اور ایسا جانور جس کو موت کی وجہ بننے والے اسباب میں سے کوئی سبب لاحق ہو جائے جیسے: جس جانور کا گلہ گھٹ جائے، جس کو شدید چوٹ لگ جائے، جو گر جائے، یا جس کو سینگ لگا ہو، جس کو درندوں نے پھاڑ کھایا ہو، اور جو بچہ جنتے وقت مر جائے۔ اس کی دلیل حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ہے جس میں انہوں نے کہا: کہ ہمارے درمیان اللہ کے رسول ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا: **" أَرْبَعٌ لاَ تَجُوْزُ فِيْ الأَضَاحِيّ : الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا، وَالْمَرِيضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا، وَالْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ضَلْعُهَا، وَالْعَجْفَاءُ الَّتِي لاَ تُنْقِي " (رواه أحمد، وأبو داود، والترمذي، والنسائي، وصححه الترمذي، وابن خزيمة، وابن حبان)** ترجمہ: "چار اقسام کے جانور قربانی کے لائق نہیں ہیں: آنکھ کی بیماری والا جانور جس کی بیماری واضح ہو، بیمار جانور جس کی بیماری واضح ہو، لنگڑا جانور جس کا لنگڑا پن واضح ہو، اور کمزور جانور جس کا گودہ ہی نہ ہو۔" (اس حدیث کو أحمد، أبو داود، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہیں، اور امام ترمذی، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔)

۵۔ کٹا ہوا بھیڑ: یعنی وہ بھیڑ جن کی دم یا اسے زیادہ حصّہ کٹ گیا ہو، تو اس کی قربانی صحیح نہیں ہے۔

ناپسندیدہ عیوب ونقائص: (ایسے عیوب ونقائص جن کی بناء پر قربانی مکروہ ہوتی ہے)

۱۔ ایسا جانور جس کا سینگ ٹوٹ گیا ہو یا کان کٹ گیا ہو، یا ان میں سے کچھ حصہ کٹا ہو۔ یا اس کے کان میں شق (چاک) یا سراخ ہو گیا ہو۔

۲۔ جس اُونٹ یا گائے کا دُم کٹ گیا ہو۔

۳۔ جس کے کچھ دانت گر گئے ہوں۔

۴۔ جس کا تھن خشک ہو گیا ہو۔

قربانی کرنے کا وقت:

سب سے پہلے ادا شدہ نماز عید کے بعد سے قربانی کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا: **" إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ يَوْمَنَا هَذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا، وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهُ لِأَهْلِهِ۔" (متفق عليه)** ترجمہ: "آج (عید الأضحی کے دن) سب سے پہلے ہم نماز ادا کریں گے، پھر واپس جا کر

قربانی کریں گے، جس نے ایسا کیا، اس نے میری سنت پر عمل کیا، اور جس نے نماز سے پہلے ہی ذبح کیا اس نے اپنے گھر والوں کے لئے صرف گوشت تیار کیا۔"

اگر کسی علاقہ میں نماز عید اَدا نہ کی جائے تو وہاں سب سے پہلی نماز عید کے وقت کے بعد سے لیکر عید کے بعد تین دن (۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحجہ) تک قربانی کرسکتے ہیں۔ اس کی دلیل حضرت نبیشہ الھذلی سے مروی حدیث ہے کہ حضرت نبی ﷺ نے فرمایا: **" أَيَّامُ التَّشْرِيقِ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرٍ للهِ - عز وجل - " (رواه مسلم)**۔

ترجمہ: اَیام تشریق (۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحجہ) کھانے، پینے اور اللہ کی ذکر کرنے کے دن ہیں۔" اگر بھولنے وغیرہ کی وجہ سے قربانی کاوقت چلا گیا ہو، تو صرف واجب قربانی جیسے: نذر مانی ہوئی قربانی، متعین شدہ، یا وصیت شدہ قربانی ہی کی جائے گی۔ جبکہ نفلی قربانی نہیں کی جائے گی۔

مسألہ: زبان سے قربانی کا تعین اس طرح کیا جاتا ہے کہ کوئی ایسا کہے: یہ (جانور) قربانی کے لئے ہے، یا یہ کہے: یہ جانور اللہ کے لئے ہے وغیرہ۔ اسی طرح اس کا تعین کیا جاتا ہے کہ اسکو قربانی کی نیت سے ذبح کیا جائے۔

جب قربانی کے لئے جانور متعین کیا جائے تو اس کے بعد اس کے بارے میں چند مسائل یوں ہیں:

۱۔ قربانی کے جانور کو فروخت کرنا اور ہبہ کرنا (تحفہ دینا) جائز نہیں ہے سوائے اس صورت میں کہ اس کو اسے اچھے جانور سے بدلا جائے۔ اور اسکی کھال کو بھی فروخت نہ کیا جائے بلکہ اس کو استعمال کیا جائے۔

۲۔ اس کا اُون بھی نہ لیا (کاٹا) جائے سوائے اس وقت جب یہ ایسا کرنا زیادہ نفع بخش ہو، اور اس کے دودھ میں سے صرف اتنا پیا جائے جو اسکے بچے سے بچ جائے۔

۳۔ اگر متعین شدہ جانور کو کوئی ایسا نقص لاحق ہو جائے جس کی وجہ سے قربانی ادا نہیں ہو گی، یا جانور چوری ہو جائے یا گُم ہو جائے تو اگر ایسا کچھ بھی مالک (قربانی کرنے والے) کی وجہ یا لاپرواہی سے ہو جائے تو اس مالک پر لازم ہے کہ وہ اسی جیسے دوسرے جانور سے اسکو بدل دے۔ اور اگر اس جانور کو مطلقاً کوئی نقص لاحق ہوا ہو اور اس میں مالک کی طرف سے سرکشی اور لاپرواہی نہ بھرتی گئی، ہو تو اسی (جانور) کو ذبح کیا جائے گا۔ لیکن اگر یہ قربانی نذر مانی گئی ہو تو اس (نقص والے) جانور کو اچھے والے سے بدلنا ضروری ہے۔

مسألہ: سنت یہ ہے کہ قربانی کا ایک تہائی حصّہ خود کھایا جائے، ایک تہائی حصّہ (عام لوگوں اور رشتہ داروں کو) ہدیہ دیا جائے، اور ایک تہائی حصّہ (فقیروں اور مسکینوں کو) صدقہ کیا جائے۔ اگر قربانی کرنے والا شخص سارا گوشت بھی کھالے تو علماء کے کہنے کے مطابق ایسا کرنا جائز ہے۔ اس پر قربانی کا اتنا حصّہ صدقہ کرنا ضروری ہے جس پر لفظ گوشت کا اطلاق

ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:'' **وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ'' { الحج:٣٦]** ترجمہ:'' اور مسکین سوال سے رکنے والوں اور سوال کرنے والوں کو بھی کھلاو۔(یعنی:مانگنے اورنہ مانگنے والوں کو کھلاو) ''

مسألہ: جو شخص قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو اس کے لئے خصوصی طور پر ذی القعدہ کے آخری دن سورج ڈوبنے اور ذی الحجہ شروع ہو جانے سے لیکر اسکے نام پہلی قربانی کی جانے تک اپنے بال کاٹنا، ناخن تراشنا یا جلد کاٹنا حرام ہے۔ جیسا کہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

'' إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَأَرَادَ أحدُكُمْ أَنْ يُضَحِّيَ، فَلاَ يَأْخُذُ مِنْ شَعْرِهِ، وَلاَ مِنْ أَظْفَارِهِ حَتَّى يُضَحِّيَ '' رواه مسلم، وفي لفظ لمسلم: '' فَلاَ يَمَسَّ مِنْ شَعْرِهِ، وَلاَ مِنْ بَشَرِهِ شَيْئًا ''

ترجمہ:''جب (ذی الحجہ کا) پہلا عشرہ شروع ہو جائے اور تم میں سے کوئی قربانی کرنا چاہتا ہو تو وہ اپنے بال اور ناخن میں سے کچھ نہ کاٹے یہاں تک کہ وہ قربانی کرلے۔'' اس حدیث کو امام مسلم نے نقل کیا ہے اور اس میں ہے کہ '' وہ اپنے بالوں اور جلد میں سے کسی کو نہ چھولے۔''

والحمد لله و صلى الله وسلم على نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين.

التماس: اگر کسی بھی شخص کو اس مقالے میں کسی بھی قسم کی تصحیح یا تحسین کی ضرورت محسوس ہو تو برائے مہربانی ہمیں مطلع فرمائیں، اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر دیں۔

: +918126200779 : Firdousumri@gmail.com

: Firdousumari06 : Firdous Umari